رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

۱۱ رجادی الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۵ رفتح ۱۳۳۵ھش | ۱۵ ردسمبر سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ ردسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

"دنیا کی سب سے متدیّن جماعت کا تقوےٰ پر مبنی فیصلہ"

"احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی تمام اندرونی و بیرونی شاخوں کے لئے لمحۂ فکریہ"

ذیل کا مضمون مندرجہ بالا عنوانات کے تحت غیر مبایعین کی انجمن کے چند ممبروں کی طرف سے ٹریکٹ کی صورت میں شائع ہوا ہے۔ جو ہمیں حال ہی میں ملا ہے۔ اس اشتہار کے پڑھنے سے غیر مبایعین کے اندرونی حالات کی ایک جھلک سامنے آتی ہے۔ مضمون لکھنے والوں نے جہاں پر قارئین کو تحقیقاتی کمیٹی کے اراکین سے روشناس کرایا ہے۔ وہاں یہ ایک فقرہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "ہماری تجویز یہ ہے کہ میاں غلام حیدر صاحب کی جگہ خود شیخ عبدالعزیز سابق منیجر اوکاڑہ کو مقرر کر دیا جائے۔ تاکہ یہ تحقیقاتی بورڈ مساوی ہو جائے"۔ پڑھنے والے دوست خود بخود سمجھ جائیں گے کہ فقرہ بطور طنز کے لکھا گیا ہے۔ کہ جس طرح منیجر "بددیانت" اور "خائن" ہے۔ اسی طرح باقی بورڈ کے دو ممبر بھی بددیانت ہیں تیسرا شیخ عبدالعزیز کو شامل کر دیا جائے۔ لکھنے والے چاہتے ہیں کہ میاں غلام حیدر صاحب کی جگہ شیخ عبدالعزیز کو رکھ دیا جائے۔ تا سارے اراکین ایک ہی رنگ ڈھنگ کے ہو جائیں۔ اس فقرہ سے اس طرف اشارہ کرنا بھی مقصود ہے۔ کہ جب جانبدار بورڈ مقرر کیا جا رہا ہے تو کیوں نہ خود شیخ عبدالعزیز صاحب ملزم کو ہی فیصلہ کے لئے مقرر کر دیا جائے۔

امید ہے کہ میاں محمد صاحب لائل پوری اس ٹریکٹ کو پڑھ کر مزید مطمئن ہو جائیں گے۔ کہ ان کے گروہ میں کوئی پارٹی بازی نہیں۔

ہم حافظ محمد حسن صاحب چیمہ گجراتی سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان اشتہار لکھنے والوں کو بھی دعوت دیں گے۔ تا وہ آکر غیر مبایعین کا سٹیج استعمال کریں۔ ان کے روپیہ سے استفادہ کریں۔ اور ان کی تنظیم کو اپنے مقاصد کے لئے کام میں لائیں۔ بہر حال یہ اشتہار غیر مبایعین کے لئے خاص طور پر قابل توجہ ہے۔

(خاکسار ابو العطاء)

ہماری جماعت کی بنیاد اس نظریہ پر ہے کہ "ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے"۔ ہمارا دعوےٰ یہ ہے کہ ہم نے تمام بنی نوع انسان کی اصلاح کرنی ہے۔ اس دعوےٰ کے متعلق ہم اس وقت تک مخلص نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم اپنے نفسوں کا جائزہ نہ لیں۔ اور اپنے کارکنوں کے کردار پر کڑی نگاہ نہ رکھیں۔ اس معاملہ میں ہم اتنے سخت گیر ہیں کہ ہم بڑی سے بڑی شخصیت کو بھی اگر اسکے متعلق ذرا بھی تقوےٰ کے خلاف کسی فعل کا شک تک ہو تنقید سے مستثنیٰ نہیں کر سکتے۔ ہمارا تمام کام للّٰہ ہے۔ ہمارے ہاں کوئی راز نہیں۔ ہماری ہی ایک جماعت ہے۔ جو مخالفوں کے دلوں میں بھی اپنی امانت اور دیانت کا سکہ بٹھا چکی ہے لوگ جو ہماری جماعت میں شامل نہیں ہزارہا کی رقوم ہماری دیانت پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمارے سپرد کرتے ہیں۔ اور آج تک کسی بڑے سے بڑے معاند کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ہم پر بددیانتی کا الزام لگا سکے:

آج ہمیں اپنے موجودہ نظام جماعت پر اعتراض ہے کہ انکی نااہلی اور بعض اوقات تعاون سے ہماری املاک میں بددیانتیاں ہو رہی ہیں۔ ہم ان بددیانتیوں کو آشکارا کرنے میں ذرا حجاب محسوس نہیں کرتے۔ ہمارا یہ الزام ہے جو ہم مدت سے واقعات اور دلائل کی روشنی میں ظاہر کر چکے ہیں کہ اوکاڑہ کا منیجر شیخ عبدالعزیز بددیانت ہے خائن ہے اور ہمارا نظام اس کی پشت پناہ بنا ہوا ہے۔ ہمارا الزام ہے کہ جماعت کا امیر اس کی رعایت کرتا ہے۔ اور ہر موقعہ پر اس کی حفاظت میں کھڑا ہو جاتا ہے اسلئے اور صرف اسلئے کہ وہ جماعت کے اندرونی اختلافات کے موقعہ پر انکا آلہ کار رہا ہے ہمارا الزام ہے کہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کا سیکرٹری عبدالعزیز کو ہر صورت میں بچانا چاہتا ہے۔ ہمارا الزام ہے کہ ابتدائی اختلاف کے وقت خواجہ نذیر احمد کا منیجر کی تقرری میں بڑا ہاتھ تھا۔ ہم یہ الزام اب بھی لگاتے ہیں اور اسکو دہراتے چلے جائیں گے۔ جب تک جماعت کا صالح طبقہ اس بددیانتی کا قلع قمع نہیں کر دیتا۔ لوگ سچے دل اور خلوص قلب سے اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی اس نظام کے حوالہ کرتے ہیں اور یہ نظام انہی چندوں کی بناء پر دنیا کی اصلاح کا علمبردار بنا ہوا ہے۔ لیکن اگر ان کی اپنی آنکھوں کے سامنے دلخراش طریق پر بددیانتیاں ہو رہی ہیں۔ اور وہ پروا نہیں کرتے تو ہمیں اندیشہ ہے کہ اشاعت اسلام کی تحریک کو سخت صدمہ پہونچے گا:

اس وقت ہمارے سامنے پیغام صلح کا ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۵۶ء کا شمارہ موجود ہے۔ اس کے صفحہ اول پر "روئداد مجلس منتظمہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور منعقدہ ۲۸ /۹/ ۵۶" کا عنوان دیا ہوا ہے اس روئداد کو مرتب کرنے والا جماعت کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتا ہے۔ اور ایک ہی بیان میں خطرناک غلط بیانیاں اور متضاد موشگافیاں رقم کر دی گئی ہیں۔ ہم تمام جماعتوں کی خدمت میں یہ استدعا کریں گے کہ ہماری ان گزارشات کو پڑھتے وقت "پیغام صلح" کا وہ پرچہ سامنے رکھیں۔ اور پھر دیکھیں کہ اس میں کیا کیا گل کاریاں کی گئی ہیں۔ جب ذیل امور کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کراتے ہیں۔

(۱) اعلان کیا گیا ہے کہ "اوکاڑہ کے سابق منیجر شیخ عبدالعزیز کے خلاف الزامات اور الزامات پر غور کرنے کے بعد بورڈ اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ منیجر کو اس کام سے الگ کر دیا جائے"۔ اگر دشمن کو بورڈ کے اراکین کی شخصیتوں کا علم ہے۔ تو وہ سمجھ لیں گے کہ "الزامات" پر غور کرنا کیا معنے رکھتا ہے اور کس "نتیجہ" پر کیسے پہنچا جاتا ہے" اور اس نتیجہ کے طور پر منیجر کو اوکاڑہ کے کام سے کیسے الگ کیا جا سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر اس کا مطلب یہ ہے کہ الزامات کی تصدیق واقعات سے ہو چکی ہے۔ اور واقعات کی پوری چھان بین کر لی گئی ہے۔ اور ایک یقینی اور محکم نتیجہ پر پہنچا جا چکا ہے۔ اور ایک فوری سزا بھی تجویز کر دی گئی ہے۔

(۲) اس کے بعد ارشاد ہے کہ "منیجر کو مزید ہدایت دی گئی۔ کہ وہ نئے منیجر کو مکمل طور پر چارج سپرد کر کے ملتان آکر

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۶ء

عیسائیت کی موت

الفضل مورخہ ۲۷ر نومبر میں "لنڈن میں تبلیغ اسلام" کے زیر عنوان مکرم اے لطیف صاحب پراچہ کے قلم سے جماعت احمدیہ لنڈن کی سرگرمیوں کے ایک پہلو کی مختصر سی روئیداد شائع ہوئی ہے۔ اس روئیداد میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح جماعت مذکور ہر اتوار کو مشن میں ایک مذہبی اور علمی اجلاس منعقد کرتی ہے۔ جس میں برطانیہ کے سربر آوردہ اہل علم حضرات کو مدعو کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ کسی مجوزہ موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں کئی ایک اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ جن میں کئی ایک عیسائی پادری اور یونیورسٹیوں کے پروفیسروں نے اپنے اپنے نقطۂ نظر سے بعض عیسائی عقائد پر خیالات کا اظہار کیا ہے اور جماعت احمدیہ کے ارکان کی طرف سے ان پر بحث اور تبادلۂ خیالات کیا گیا ہے۔

ناظرین الفضل نے یہ روئیداد پڑھی ہے۔ ہم اس میں سے صرف ایک اجلاس کی کارروائی جو ۱۱ر مارچ ۱۹۵۶ء کو ہوا۔ ذیل میں دوبارہ نقل کرتے ہیں:۔

"۱۱ر مارچ کو Mr. Criltendon مدعو تھے۔ آپ انٹر یونیورسٹی فیلوشپ آف لندن یونیورسٹی کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ آپ نے "مسیح نجات دہندہ" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے بتایا۔ کہ مسیح کی لعنتی موت کے ذریعہ دنیا کی نجات ہوئی۔

مکرم مولود احمد صاحب نے اس مسئلہ پر جماعت احمدیہ کے مسلک کی اسلامی نقطۂ نگاہ سے وضاحت فرمائی۔ اور بتایا کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ بیہوشی کی حالت میں اتار لئے گئے۔ اور بعد ازاں بنی اسرائیل کے قبیلوں کی تلاش میں کشمیر تک جا پہنچے۔ جہاں پر ان کی وفات طبعی طریق پر ہوئی۔ محترم مولود صاحب نے اس نظریہ کی وضاحت دلائل سے ایسے طریق پر کی۔ کہ جہاں حاضرین اس سے بے حد متاثر ہوئے۔ وہاں فاضل مقرر بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکا۔ "اگر مسیحؑ کی وفات کے متعلق جماعت احمدیہ کا پیش کردہ نظریہ درست ہے۔ تو پھر عیسائیت کا وجود باقی نہیں رہتا۔ اگر فی الواقعہ مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوا۔ تو پھر عیسائی مذہب کی بنیاد ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس کی تمام عمارت کا منہدم ہو جانا یقینی ہے۔"

مسٹر کرل ٹنڈن کے مندرجہ بالا الفاظ قابل توجہ ہیں۔ ایسا خیال صرف آپ نے ہی ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ کئی ایک مستشرقین اور پادری پہلے بھی یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر سے زندہ و صحیح سلامت اتر آئے۔ اور طبعی موت سے فوت ہوئے۔ تو موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہی منہدم ہو جاتی ہے۔

موجودہ عیسائیت کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور آپ کے دنیا کے گناہوں کے لئے صلیب پر مرنے۔ تین دن کے بعد جی اٹھنے اور آسمان پر اٹھائے جانے پر ہے۔ تورات کے مطابق صلیب کی موت لعنتی موت ہے۔ عیسائیوں کے تمام موجودہ فرقوں کا اعتقاد ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو خود خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کے اکلوتے بیٹا ہیں۔ یہ لعنتی موت دیدہ و دانستہ قبول کی۔ تاکہ وہ بنی نوع آدم کے گناہوں کا کفارہ ہو سکیں۔ کیونکہ عیسائیوں کے مفروضہ کے مطابق گناہ انسان کے ساتھ اس کی پیدائش ہی سے چلا آتا ہے۔ اور بغیر کفارہ کے اس کی سزا سے نجات حاصل کرنا ناممکن ہے۔ پیدائشی گناہ کا خیال اس سے لیا گیا ہے۔ کہ چونکہ شیطان کے بہکانے سے حضرت حوا اور حضرت آدم علیہ السلام نے ممنوعہ پھل کھا لیا تھا۔ اس لئے گناہ انسان کی گھٹی میں پڑ گیا ہے۔ اور جب کوئی انسانی بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ معصوم نہیں ہوتا۔ بلکہ گنہگار ہی پیدا ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کا گناہ بخش دیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ۔ انہ ھو التواب الرحیم
قلنا اھبطوا منھا جمیعا فاما یاتینکم منی ھدًی فمن تبع ھدای
فلاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔

ترجمہ:۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے چند کلمات سیکھے۔ پس اس نے توبہ کی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بڑا توبہ قبول کرنے اور رحم کرنے والا ہے۔ پس ہم نے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا۔ کہ جنت سے سب کے سب نکل جاؤ۔ اگر میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس آئے۔ تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے۔ ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

گویا قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے۔ کہ آدم علیہ السلام اور اس کی ذریت اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کر کے ایسی زندگی دوبارہ حاصل کر سکتی ہے۔ جس میں کوئی خوف اور غم نہیں ہے۔ یعنی انسان بغیر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے بتائے ہوئے اعمال صالح بجا لانے کے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ ثم رددنٰہ اسفل سافلین۔ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات فلھم اجر غیر ممنون

کہ ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو اسفل سافلین کی طرف لوٹا دیا۔ سوائے ان کے جو ایمان لائے۔ اور جو نیک اعمال بجا لائے۔ ایسوں کے لئے غیر مختتم اجر ہے۔

اسی سے ظاہر ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کے مطابق انسان پیدائش کے وقت معصوم ہوتا ہے۔ مگر بعض انسان بعد میں گمراہیوں میں پڑ جاتے ہیں۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر ایمان لاتے اور اس کے مطابق نیک اعمال بجا لاتے ہیں۔ وہ تباہ نہیں ہوتے بلکہ انہیں جاودانی انعامات دیئے جاتے ہیں۔ اس تعلیم کا تقاضا یہ ہے۔ کہ انسان تباہی سے بچنے کے لئے ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ یا کوئی اور شخص اس کے گناہوں کا کفارہ بنے۔ ظاہر ہے کہ صرف ایسی تعلیم اور اس پر عمل سے ہی نیکی کا معیار قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ رحیم نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی معافی سے ظاہر ہے بڑا رحیم ہے۔ اور وہ انسانوں کے گناہ اس وقت معاف کر دیتا ہے۔ جب وہ سچے دل سے توبہ کرتے ہیں۔ اور آئندہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق زندگی کے راستہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ ایمان بے شک بنیادی چیز ہے۔ لیکن اسلام میں نیک اعمال کے بغیر صحیح ایمان بھی جو بنیادی چیز ہے، پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اسلام دونوں چیزوں پر زور دیتا ہے۔ اس طرح ہی انسان اپنی حیات کا مقصود حاصل کر سکتا ہے۔ اور وہ مقام پا سکتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے لاخوف علیھم ولاھم یحزنون فرمایا ہے۔

موجودہ عیسائیت کے واضعین نے صرف ایمان کو لے لیا۔ اور اعمال صالح کو نظر انداز کر دیا۔ اور اس میں اتنا غلو کیا۔ کہ انہیں کفارہ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کا عقیدہ ایجاد کرنا پڑا۔ جس کے بد نتائج دیکھنے کے لئے کلیسیا کی تاریخ کا مطالعہ ضروری ہے۔ یہ ایک طبعی رجحان ہے۔ جو نفس امارہ کے زیر اثر پیدا ہوا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ثم رددنٰہ اسفل سافلین فرمایا ہے۔ اس پستی و تنزل سے صرف محکم ایمان اور نیک اعمال ہی بچا سکتے ہیں۔ لیکن عیسائیت نے ایک ایسا راستہ نکالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جس سے انسان کو بغیر اعمال کے ہی کامیاب ہو جانا چاہیئے۔ لیکن دنیا کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ کوئی انسان بغیر نیک اعمال کے کم از کم اخلاقی ترقی نہیں کر سکتا۔ اور ایمان صرف لازماً نیک تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ لیکن خود بھی نیک اعمال سے ہی تقویت پاتا ہے۔ اب اگر یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ تو موجودہ عیسائیت کی بنیاد جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ منہدم ہو جاتی ہے۔ اور عیسائی دنیا اس فریب سے خلاصی پا جاتی ہے۔ جس میں کفارہ کے اصول نے اسے گرفتار کر رکھا ہے۔

دراصل کفارہ کا اصول ہی ہے۔ جس نے موجودہ مغربی اقوام کو مذہب سے دور کر کے مادہ پرستی پر آمادہ کیا ہے۔ انسانی عقل اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتی۔ کہ کرے داڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھوں والا۔ جب یورپ جہالت میں گرفتار تھا۔ تو عیسائی پادری اس اصول کو وہاں فروغ دینے میں کامیاب ہو گئے۔ آخر انسانی فطرت نے اس کے خلاف بغاوت کی۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک انتہا سے نکل کر دوسری انتہا پر پہنچ گیا۔

ایسی صورت میں صرف اسلام ہی دنیا کو بچا سکتا ہے۔ جو نجات کا صحیح اصول پیش کرتا ہے۔ جس کو ہر عقل تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس لئے یہ ہمارا فرض ہے۔ کہ یورپ کے سامنے مذہب کا صحیح تصور رکھا جائے۔ اور اسے بتایا جائے۔ کہ کفارہ کا مسئلہ ہی بنائے فاسد علی الفاسد کے مترادف ہے۔ یعنی اسے یہ بتایا جائے۔ کہ جس چیز پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی الوہیت اور کفارہ کی بنیاد ہے۔ وہی سرے سے غلط ہے۔ اور آپ بھی دوسرے انسانوں کی طرح اسی زمین پر وفات پا چکے ہیں

(باقی صہ پر)

چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ کی پریشان خیالیاں

از ملک عبد الرحمن صاحب خادم ایڈووکیٹ گجرات

(قسط اول)

چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ ایڈووکیٹ گجرات۔ کا ایک انتہائی اشتعال انگیز مضمون بنام صلح مورخہ ۱۳/۱۱/۵۶ کے صـ۳ پر شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے جواب میں ادارہ الفضل کے علاوہ مولانا ابو العطاء صاحب اور مولانا جلال الدین صاحب شمس کے مضامین بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان میں چیمہ صاحب کی زہر چکانی کا کافی تریاق مہیا کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ چیمہ صاحب میرے ہموطن ہیں اور ہم پیشہ بھی۔ اس لئے میں بھی اسکے بارے میں اپنے تاثرات سپرد قلم کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔

جو لوگ چیمہ صاحب سے ذاتی طور پر واقف نہیں ہیں۔ ممکن ہے وہ ان کے مضمون سے یہ اثر لیں۔ کہ چیمہ صاحب نے انتہائی غیظ و غضب سے اندھا ہو کر یہ مضمون لکھا ہے۔ لیکن ان کے قریب رہنے والے اس مضمون کو ان کی سیلانی طبیعت کے ایک معمولی مظاہرہ سے زیادہ اہمیت نہیں دیں گے۔

چیمہ صاحب طبعاً سریع التغیر واقع ہوئے ہیں۔ اور جو خیال ان کے دماغ پر ایک دفعہ حاوی ہو جائے۔ اس کے تتبع میں وہ انتہا پسند رجحان اختیار کرتے ہیں۔ لیکن بہت ممکن ہے (اور یہ امکان اکثر وقوع میں آتا رہتا ہے۔) کہ کچھ عرصہ کے بعد اس کا بالکل متضاد خیال ان کے دماغ پر اثر انداز ہو جائے تو پھر پہلے خیال کی مخالفت میں بھی وہ اسی انتہا پسندی کا مظاہرہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ مجھے کیپٹن حاجی احمد خان صاحب ایاز ایڈووکیٹ گجرات نے ابھی کل ہی بتایا کہ چیمہ صاحب نے اپنے اس مضمون کے شائع ہو جانے کے کئی دن بعد جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۵۶ء پڑھا تو مجھ سے کہا کہ "خطبہ پڑھنے کے بعد مجھے اپنے مضمون کے لکھنے پر سخت افسوس ہوا ہے۔ کیونکہ حضرت صاحب کے اس خطبہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور کے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انتہائی محبت اور اسلام کا انتہائی درد ہے۔ اور ایسا شخص کبھی بھی ان خیالات کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ جن کا اظہار میں نے ان کے خلاف اپنے مضمون میں کیا ہے۔ اگر میں یہ خطبہ مضمون لکھنے سے پہلے پڑھ لیتا۔ تو کبھی ایسا مضمون نہ لکھتا۔"

خیر یہ تو چیمہ صاحب کا وہ اظہار خیال ہے۔ جو بالواسطہ مجھ تک پہنچا ہے۔ لیکن اس سے قبل خود میرے سامنے سالہا سال سے چیمہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے بے انتہا محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی زندگی میں ایک دفعہ انہوں نے یہاں تک فرمایا کہ یہ حقیقت ہے کہ خلافت اور امارت کے اہل تو حضرت میاں صاحب ہی ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب صرف تالیف و تصنیف کے ماہر ہیں۔ پس اگر حضرت خلیفۃ المسیح اس بات پر آمادہ ہو جائیں کہ مولوی محمد علی صاحب کو ناظر تالیف و تصنیف یا ناظر تبلیغ مقرر کر دیں۔ تو میں مولوی محمد علی صاحب کو یہ مشورہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ کہ وہ حضرت میاں صاحب کی بیعت کر لیں۔ چیمہ صاحب کی یہ بات میں نے انہی دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی پہنچا دی تھی۔

آج چیمہ صاحب اپنے مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کو سازشوں کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن ابھی چند سال کی بات ہے۔ کہ بار روم گجرات میں میں نے ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک مضمون مطبوعہ الفضل ۱۹/۱۱/۱۹۱۳ پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور نے ان لوگوں کا جواب دیا ہے۔ جو حضور پر خلافت کے حصول کے لئے سازش کرنے کا الزام دیتے تھے۔ اور حضور نے ہمیں حلفاً ان الزامات سے اپنی بریت کا اظہار فرمایا ہے۔ تو چیمہ صاحب اس مضمون کو سنکر آبدیدہ ہو گئے۔ اور بڑے جوش سے فرمانے لگے کہ ایسا انسان سازشی نہیں ہو سکتا۔ چیمہ صاحب کی زود فراموش اور سیلانی طبع اگر آج نئے رنگ میں ظاہر ہو رہی ہے۔ تو احباب کو متعجب نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ کل وہ اسکے بالکل مخالف رنگ میں ظاہر ہونے لگے۔

ایک تازہ نشان

چنانچہ چیمہ صاحب کے اسی مضمون نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صداقت کا ایک تروتازہ نشان مہیا کیا ہے۔ اور وہ یوں کہ چیمہ صاحب نے اپنے مضمون میں موجودہ فتنہ پردازوں اور منحرفین کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ تم بالکل نہ گھبراؤ۔ ہم تمہاری جان و مال سے مدد کریں گے۔ ہمارا روپیہ اور ہماری سٹیج تمہارے لئے حاضر ہے۔ عین اس کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲ نومبر مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۶ نومبر میں اپنا ایک رویا بیان فرمایا (جو کافی عرصہ پہلے الفضل میں شائع شدہ موجود ہے) اور قرآن مجید کی وہ آیات اس فتنہ پر چسپاں فرمائی تھیں۔ جن میں منافقین کا ذکر ہے۔ کہ یہ یہودیوں کو یہ کہتے تھے۔ کہ تم مسلمانوں سے بے خوف ہو کر مقابلہ کرو۔ اگر مسلمان تم کو مدینہ سے نکالیں گے۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے۔ اگر مسلمان تم کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کریں گے۔ تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے یہودیو! یہ لوگ تمہارے ساتھ محض جھوٹے وعدے کر رہے ہیں۔ وقت آنے پر یہ ہرگز تمہاری مدد نہیں کریں گے۔ اس خطبہ میں حضور نے چیمہ صاحب کے مضمون پر یہ رویا چسپاں کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اب تم دیکھو گے کہ یہ لوگ ان منافقوں کی کوئی مدد نہیں کریں گے ابھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ الفضل میں شائع ہوئے چند دن بھی نہیں ہوئے کہ گجرات کے احراریوں کی مدد سے فتنہ پرداز منحرفین نے گجرات میں انتہائی گندے اشتہارات اور ٹریکٹ تقسیم کرائے۔ اس پر چیمہ صاحب نے فرمایا کہ یہ لوگ تو احراریوں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی ہم ہرگز کوئی امداد نہیں کر سکتے۔

کیپٹن حاجی احمد خان صاحب ایاز ایڈووکیٹ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ جس وقت چیمہ صاحب نے یہ الفاظ کہے تو میں نے اسی وقت ان سے کہا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ جمعرات جمعہ بمقام مرکز سلسلہ ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

کہ آپ نے ان الفاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تازہ پیشگوئی پوری کر کے آپ کی صداقت کا ایک نشان مہیا کر دیا ہے۔

چیمہ صاحب کا ان فتنہ پردازوں سے یہ اظہار برأت تو اس وقت کا ہے۔ جبکہ ابھی انہوں نے صرف اپنا گند الٹریچر ہی احراریوں کے ذریعہ سے تقسیم کروانا شروع کیا تھا۔ معلوم نہیں کہ جب چیمہ صاحب نام نہاد "حقیقت پسند پارٹی" کے گجرات میں پہلے جلسہ منعقدہ ۲۳/۱۱/۵۶ کی یہ رپورٹ مقامی احراری ہفت روزہ "تعمیر نو" مورخہ ۲۶/۱۱/۵۶ کے صفحہ ۲ پر پڑھیں گے کہ:۔

"محمدؐ سرور اور ڈاکٹر عبدالقادر اس اجتماع کی رونق خصوصہ بنے ہوئے تھے۔...... سید عنایت اللہ شاہ بخاری اور مولوی محمدؐ امین صاحبان دیگر علمائے کرام کے ساتھ ڈائس کے قریب تشریف فرما تھے"

اور پھر جب ان کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ یہ جلسہ شروع سے لیکر آخر تک انہی احراریوں کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ اس کی منادی بھی احرار نے کی۔ اور عنایت اللہ بخاری احراری نے جامع مسجد کالری گیٹ میں خطبہ جمعہ کے دوران میں اس جلسہ کا اعلان کیا۔ اور حاضرین کو اس میں جوق در جوق شامل ہونے کی تلقین کی۔ تو معلوم نہیں چیمہ صاحب اس بارے میں مزید کیا ارشاد فرمائیں گے؟

اور پھر یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ اس "ترقی پسند طبقہ" اور ان "نئی تحریک آزادی کے علمبرداروں" نے اصلاح کے اس کام کو جاری رکھنے کے لئے "عزت کی جگہ" پیغام بلڈنگ کی بجائے "احراری مسجد کالری گیٹ" اور تبلیغ اور تقریر کے لئے پیغامی "سٹیج" کی بجائے احراری سٹیج منتخب کر لی ہے۔ تو کیا ان کی نسبت اب بھی وہ اپنے یہ الفاظ دہرانے کے لئے تیار ہوں گے؟

"ربوہ میں ایک زبردست تحریک آزادی اٹھی ہے۔ جس کا علمبردار نوجوانوں کا ایک ترقی پسند طبقہ ہے۔ ......

ہم ربوہ میں نئی تحریک آزادی کے علمبرداروں کو علی الاعلان یہ تلقین کرتے ہیں۔ کہ وہ "اصلاح" کے اس کام کو جاری رکھیں...... ہمارے ہاں ان کے لئے عزت کی جگہ ہے۔ تبلیغ کے لئے مواقع ہیں۔ تقریر کے لئے سٹیج ہے۔ تبلیغ کے لئے تنظیم ہے۔"

(پیغام صلح ۳۱/۱۰/۵۶)

سچ ہے ؎

"وکم ندمت علیٰ ماکنت قلت بہٖ
وما ندمت علیٰ ما لم تکن تقلٖ"

اب میں چیمہ صاحب کے پیش کردہ نکات کا مختصراً جواب عرض کرتا ہوں:۔

جماعت کے جمہور کا عقیدہ

مضمون کی ابتدا اس بات سے ہوتی ہے۔ کہ اہل پیغام کا "احباب ربوہ سے اختلاف ہے"۔ مگر جماعت کے جمہور میں میاں محمود احمدؐ صاحب کے عقائد نے کبھی بھی غلبہ نہیں پایا۔ محض ایک نظام کی کشش نے انہیں ان سے منسلک کر رکھا ہے"۔

میرے نزدیک حق و صداقت سے عمداً پہلوتہی کی اس سے بدتر مثال دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اگر چیمہ صاحب کو ایک ذرہ بھی پاس راستی ہے۔ تو میں ان کو ایک آسان طریق فیصلہ پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جماعت احمدیہ کی تعداد ہمارے نزدیک دس لاکھ کے قریب ہے۔ مگر ممکن ہے چیمہ صاحب کو اس سے اختلاف ہو۔ لیکن اس سے تو انہیں بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ربوہ میں کم از کم ۶ ہزار احمدی آباد ہے ہماری لاہور کی جماعت بھی ہزار میل کی تعداد میں ہے۔ ضلع گجرات میں بھی ہماری جماعت کی تعداد کئی ہزار ہے۔ گجرات شہر میں احمدیوں کی تعداد تین چار سو کے قریب ہے۔ پس چیمہ صاحب اگر ہماری جماعت کو لاکھوں میں نہیں تو ہزاروں میں تو ضرور تسلیم کریں گے۔ میں ان کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ تو ایک ماہ تک وہ ساری جماعت احمدیہ (مبایعین) میں سے صرف ایک سو ایسے احمدی ممبران جماعت کی فہرست شائع کر دیں۔ جو عقائد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اختلاف رکھتے ہوں۔ اگر ایک ماہ تک وہ ایسی فہرست شائع نہ کر سکے۔ تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ انہوں نے یہ فقرہ محض حق کی اندھا دھند مخالفت کے جذبہ کے ماتحت تحریر کیا تھا۔

لیکن دور کیوں جائیں۔ اور چیمہ صاحب کے جواب کا ایک ماہ تک انتظار کیوں کریں۔ خود چیمہ صاحب نے اپنے اسی مضمون میں صرف چند سطریں آگے چل کر یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ عقائد کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین کی اکثریت حضرت خلیفہ ثانی کے ساتھ ہے۔ لکھتے ہیں:

"مسیح ثانی کی تعلیمات کو بگاڑنے والا بھی ایک پولوس پیدا ہوا۔ اس نے بھی اپنے گرد مسیح کے نام لیواؤں کا ایک جتھا قائم کیا۔ اور اسے غلط راہ پر لے چلا۔

چند نفوس اس کی اصلی تعلیم پر قائم رہے۔" (پیغام صلح ۳۱ اکتوبر ۵۶ء کالم ۱)

چیمہ صاحب! آپ ابھی تو یہ کہہ رہے تھے۔ کہ احمدی جماعت کے جمہور نے حضرت خلیفۂ ثانی کے عقائد سے کبھی اتفاق نہیں کیا۔ جس کا مطلب ہے۔ کہ صرف چند نفوس ایسے ہیں۔ جو عقائد کے لحاظ سے حضرت خلیفۂ ثانی سے متفق ہیں۔ ورنہ جمہور کو عقائد کے لحاظ سے مولوی محمدؐ علی صاحب کے عقائد سے اتفاق رہا ہے۔ اور اب آپ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جمہور کا عقیدہ "پولوس ثانی" کے عقائد کے تابع ہے۔

اور چند نفوس ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصلی تعلیم پر قائم رہے ہیں۔ تو کیا آپ کے نزدیک پولوس ثانی مولوی محمدؐ علی صاحب ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر آپ کی اس عبارت کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں بنتا۔ کہ آپ کے نزدیک بھی جماعت احمدیہ کی اکثریت بلحاظ عقائد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہے۔ (باقی)

جماعت کے مخلص اور مستعد نوجوانوں سے
ضروری گذارش

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت متعدد اعلانات الفضل میں آپ کی نظر سے گزر چکے ہوں گے۔ کہ حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں جلسہ سے متعلقہ انتظامات کے لئے نظارت حفاظت کو نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں نوجوانوں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ مگر مطلوبہ تعداد ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ مخلص اور مستعد نوجوان اس سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ نیز جملہ امراء پریذیڈنٹ اور قائدین حضرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایسے والنٹیر نوجوانوں کو ۲۳ دسمبر کی شام تک ربوہ پہنچنے کی ہدایت فرمائیں۔ اور وہ ربوہ میں آمد پر گزشتہ سالوں والی جگہ (نزد جامعہ احمدیہ) میں ہی رپورٹ کریں۔

(ناظر حفاظت ربوہ)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

اس لئے آپ نہ خدا تعالےٰ لائے تھے۔ اور نہ خدا تعالےٰ لے کے بیٹھے تھے۔ بغیر اس حقیقت کو جاننے کے وہ مذہب کی صحیح تعلیم اختیار نہیں کر سکتے۔ کفارہ کے اصول نے انہیں عقلاً مذہب سے سخت بدظن کر دیا ہے! اس لئے وہ ہر مذہب کو غیر معقول تصور کرنے لگے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے پرے ہٹتے جا رہے ہیں۔ اس لئے اگر انہیں یقین دلا دیا جائے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایک بشر ہی تھے۔ اور دوسرے بشروں کی طرح آپ بھی اسی زمین پر فوت ہو گئے ہیں۔ تو ان کے مذہب کے غلط تصور کو بدلا جا سکتا ہے۔

درخواست دعاء

ہمارے دوست ملک عزیز احمدؐ صاحب حال پورن نگر ضلع سیالکوٹ سلسلہ کے پرانے مخلص خادم ہیں۔ ان دنوں آپ بعارضہ بخار زیادہ بیمار رہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی شفایابی کے لئے بارگاہِ شافیٔ مطلق میں دعا فرمائیں۔۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔

جماعت احمدیہ کے اخبارات و رسائل

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

(از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی)

(۵)

سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۶ء

۶۱ - ہفتہ وار "بدر" قادیان

جماعتہائے احمدیہ بھارت کا مرکزی اخبار ہے۔ جولائی ۱۹۵۲ء سے ہر ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو مرکز احمدیت قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ یہ اخبار بھارت کی جماعتوں کو مرکزی ہدایات اور تحریکات سے آگاہ کرتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشادات اور احکام ان تک پہنچاتا ہے۔ ان کی دینی، علمی۔ معاشرتی اور اخلاقی تربیت کے علاوہ بھارت میں تبلیغ اسلام کا اہم ترین فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ اس کے پہلے ایڈیٹر مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے تھے۔ اس کے بعد اس کی ادارت جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر امور عامہ و خارجہ قادیان کے سپرد ہوئی جن کی نگرانی میں یہ اخبار روز افزوں ترقی کرتا رہا۔ اب چند ماہ سے اس کے ایڈیٹر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقا پوری مولوی فاضل ہیں۔ اس کا انتظام کلیتہً صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد ہے اور قریباً سارا سٹاف آنریری طور پر کام کر رہا ہے

۶۲ - "المنار" ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کا میگزین ہے۔ جو طلباء میں دینی، علمی اور ادبی قابلیت پیدا کرنے اور ان کو کالج کے قیام کے عظیم مقاصد کے مطابق تربیت کرنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس کا اہتمام کالج کے طلباء کے ہی سپرد ہے۔ اور اس وقت اس کی پانچویں جلد شروع ہے۔ انگریزی حصہ کے نگران جناب پروفیسر محمد علی صاحب ایم اے اور اردو حصہ کے نگران جناب پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے ہیں۔

۶۳ - ماہنامہ "خالد" ربوہ

نوجوانان احمدیت کا ماہوار مجلہ ہے جو ان کی دینی اخلاقی، علمی اور ادبی راہنمائی کرتا ہے۔ اس میں علمی اور تحقیقی مضامین کے علاوہ فنی اور ادبی مقالہ جات بھی شائع ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کو ان کے آئندہ فرائض کی طرف متوجہ کرنا اور انہیں ان کے ادا کرنے کے لئے تیار کرنا اس رسالہ کے اہم مقاصد میں سے ہے۔ اس رسالہ کا تمام انتظام نوجوانان احمدیت کی مرکزی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت ہے۔ ماہ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں جاری ہوا اور اس کے سب سے پہلے ایڈیٹر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل مقرر ہوئے رسالہ نے اپنے ابتدائی مراحل مولوی صاحب موصوف کی ادارت میں ہی طے کئے دسمبر ۱۹۵۵ء میں اس کے مدیر مجلس خدام الاحمدیہ کے جنرل سیکرٹری مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل مقرر ہوئے۔ نئے سال سے مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد واقف زندگی مدیر مقرر ہوئے ہیں۔ یہ رسالہ تاریخ اجراء سے اب تک باقاعدہ شائع ہو رہا ہے اس کا نام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نوجوانان احمدیت کو حضرت خالدؓ کی سی صفات پیدا کرنے اور ان جیسا کردار پیدا کرنے کی ترغیب دینے اور آپ کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے "خالد" تجویز فرمایا۔

نوجوانان احمدیت کا یہ پہلا مرکزی رسالہ ہے تقسیم ملک سے قبل مجلس مذکور نے ایک پندرہ روزہ دو ورقہ "الطارق" نامی شائع کرنا شروع کیا تھا۔ مگر وہ ڈیکلریشن نہ ملنے کی وجہ سے باقاعدہ رسالہ کی صورت اختیار نہ کر سکا۔

۶۴ - ہفت روزہ "فاروق" لاہور

۳ میکلیگن روڈ لاہور

۴ مارچ ۱۹۵۳ء کو روزنامہ الفضل کے جبری التواء کی وجہ سے لاہور سے شائع ہوا تا جماعتہائے احمدیہ کو مرکز سے وابستہ رکھا جا سکے۔ ابھی اس کے دو ہی نمبر نکلے تھے۔ کہ مارشل لاء کے حکام کے احکام کے مطابق اس کی اشاعت بند کر دی گئی۔

۶۵ - ماہنامہ البشریٰ (انگریزی) فری ٹاؤن سیرالیون (مغربی افریقہ)

5 GOREE ST. PO BOX353

جون ۱۹۵۴ء میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ سلسلہ کی ادارت میں جاری ہوا۔ اس علاقہ میں یہ پہلا مسلم اخبار ہے۔ اور مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کا کام کر رہا ہے۔ اس میں نہ صرف غیر مسلموں کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کے جواب دیکر ان کے سامنے اسلام کی صحیح تعلیم پیش کی جاتی ہے۔ بلکہ نومسلموں کو مسائل دینیہ۔ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر اور عربی زبان سکھائی جاتی ہے۔ اور انہیں مخالفین کے مقابلہ میں روحانی ہتھیاروں سے مسلح کیا جاتا ہے۔

۶۶ - الہلال الافریقی یا افریقن کریسنٹ بو۔ سیرالیون۔ مغربی افریقہ

یہ اخبار جنوری ۱۹۵۵ء سے جاری ہوا ہے۔ زبان انگریزی ہے۔ اور اس کے ایڈیٹر سیرالیون میں تبلیغ اسلام کے انچارج مبلغ جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مولوی فاضل ہیں۔ جو ایک عرصہ تک بلاد اسلامیہ اور انگلستان میں بھی تبلیغ کا فریضہ بجا لا چکے ہیں۔

یہ اخبار مسلمانوں کو متحد کرنے۔ ان کے حقوق کے تحفظ اور ان کی اصلاح و بہبود کے سلسلہ میں اہم کام سرانجام دے رہا ہے۔ مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی صحیح تعلیم کو پیش کرنا۔ اسلام۔ قرآن کریم۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے اعتراضات اور ان کے متعلق عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنا اس کے اہم فرائض میں سے ہے۔ اس اخبار کے ذریعہ سیرالیون میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کی تنظیم اور تربیت کی جاتی ہے انہیں مرکزی ہدایات اور تحریکوں سے آگاہ کیا جاتا ہے

۶۷ - سن رائز۔ کماسی۔ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ (P.O.BOX 263)

جنوری ۱۹۵۵ء میں زیر اہتمام احمدیہ اسلامک مشن گولڈ کوسٹ نکلنا شروع ہوا۔ اس کے ایڈیٹر جناب مسعود احمد خان صاحب بی اے بی ٹی پروفیسر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی ہیں۔ احمدیہ نقطۂ نگاہ سے صحیح اسلامی تعلیم کو پیش کرنا عیسائیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے اعتراضات کے جوابات دینا ان کے شبہات کا ازالہ کرنا مسلمانوں کو متحد کرنا اور ان کی مذہبی اخلاقی اور معاشرتی امور میں راہ نمائی کرنا اور نومسلموں کی تعلیم و تربیت اس کے اہم مقاصد ہیں۔

۶۸ - PEACE (پیس) جیسلٹن برٹش نارتھ بورنیو

یہ ایک سہ ماہی رسالہ ہے جو احمدیہ مشن برٹش نارتھ بورنیو کے زیر انتظام جنوری ۱۹۵۵ء سے جاری ہے۔ اس کے ایڈیٹر مبلغ سلسلہ مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مولوی فاضل ہیں۔ اس کا ایک حصہ انگریزی زبان میں ہے۔ اور ایک حصہ ملائی زبان میں ہے۔ اس میں احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے اسلام کی تعلیم پیش کر کے غیر مذاہب والوں کو دعوت اسلام دی جاتی ہے۔ جماعت کی خبریں شائع کی جاتی ہیں۔ مرکزی اطلاعات اور تحریکات سے جماعت کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور ان کی دینی اخلاقی اور معاشرتی اصلاح و تربیت کی جاتی ہے۔

۶۹ - ماہنامہ "اصحاب احمدؑ" قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی تعداد روز بروز کم ہو رہی ہے ان کے سوانح حیات کو محفوظ کرنا جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے تا آئندہ آنے والی نسلیں ان سے نور اور ہدایت حاصل کر سکیں اس غرض سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر امور عامہ خارجہ قادیان نے مئی ۱۹۵۵ء میں ایک دو ماہی رسالہ "اصحاب احمد" جاری کیا۔ ماہ اکتوبر ۱۹۵۶ء سے اسے ماہوار رسالہ کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ تاریخ اجراء سے باقاعدہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آپ کے خلفاء اور صحابہ کے مکتوبات۔ ان کے بلاک اور چربے اور ایسے مکانات کے نقشہ جات جہاں حضور اور خلفاء کرام نے اپنی زندگی میں کسی وقت قیام فرمایا۔ اور سلسلہ کی تاریخ سے متعلق نقشہ جات وغیرہ محفوظ کی جا رہی ہیں۔

۷۰ - احمدیہ گزٹ (انگریزی) امریکہ

امریکن احمدی نومسلم مسٹر عبدالشکور صاحب رلش کی ادارت میں جاری ہے۔ اور وہاں کی جماعتہائے احمدیہ کا لوکل اخبار ہے۔ جو ان کی تعلیم و تربیت کرتا ہے انہیں مقامی مشن سے وابستہ رکھتا ہے۔ اور اس کی ہدایات اعلانات اور تحریکیں ان تک پہنچاتا ہے

۷۱ - DER ASLAM الاسلام سوئٹزرلینڈ

BEKHAMER55 ZURICH-57

جنوری ۱۹۵۶ء سے مبلغ اسلام جناب شیخ ناصر احمد صاحب بی اے کی زیر ادارت جرمنی زبان میں ماہنامہ کی صورت میں جاری کیا گیا ہے۔ غیر مسلموں کے اعتراضات کے جوابات دینا۔ ان کے شبہات کو دور کرنا انہیں اسلام کی دعوت دینا اور نومسلموں کو اسلام سکھانا۔ اس رسالہ کے مقاصد میں شامل ہے اس کی اشاعت سوئٹزرلینڈ اور جرمن کے علاوہ ایسے تمام علاقوں میں کی جاتی ہے۔ جن میں جرمن زبان سمجھی اور بولی جاتی ہے۔

دفتر دوم میں مخلصین کے شاندار وعدے

جن جماعتوں کے وعدوں کی ایک یا دو یا زیادہ فہرستیں آ چکی ہیں لیکن ان کے وعدوں کی تکمیل نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ اپنے ہر احمدی کے وعدے لینے اور ان کے اہل و عیال کو شامل کرنے کے لئے ابھی جدوجہد کر رہے ہیں انہیں چاہیئے کہ اپنے وعدوں کی فہرست زیادہ سے زیادہ ۲۵ دسمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔

ذیل میں بعض جماعتوں کے بعض احباب کے شاندار وعدے بھی شائع کر دینا ضروری معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے طبائع مختلف پیدا فرمائی ہیں۔ بعض احباب دوسروں کی شاندار قربانی دیکھ کر ان کے دل میں جوش پیدا ہوتا ہے اور انہیں رشک آتا ہے کہ ہم ان سے بھی زیادہ قربانی کریں تا اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وقتنا علیہا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر فرمان دنیا کے چپہ چپہ میں قائم ہو جائے۔ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ہی عطا فرمائی ہے جو اپنے امام مقدس کی قیادت میں شاندار قربانی کر رہی ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مکرمی شیخ عبد العزیز صاحب ڈسکہ کا وعدہ گذشتہ سال ۲۰۰/- روپے کا تھا۔ آپ نے اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر کہ یہ سال نہایت اہم ہے دوستوں کو اپنے بیوی بچوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہیئے تا کہ ان کی قربانی ڈیوڑھی دوگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو جائے اور تحریک جدید تبلیغ اسلام کے کام کو بآسانی کر سکے۔ اپنے اہل و عیال کو ملا کر ۱۲/۱۲۳ روپے کا فرمایا جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

چوہدری مسعود احمد صاحب ڈسکہ ۲۳۰/-
چوہدری احمد محمود نصر اللہ خاں ۳۹/۰ -
چوہدری احمد مسعود نصر اللہ خاں ۶/۴ ہے
چوہدری نذیر احمد صاحب ناصر صراف نے اپنے ۱۱۰/۰ کے وعدے کے ساتھ ۰/۴۵ روپے مزید بڑھا کر ۱۵۵/- کر دیا ہے۔ اسی طرح چوہدری بشیر احمد صاحب صراف نے ۴/۴ -

بات یہ ہے کہ اگر دوست اپنے بیوی بچوں کو جن کا گذارہ ان کی آمد پر ہے اور وہ خود کمائی نہیں کر سکتے ان کو اپنے ساتھ رسمی طور پر شامل کر لیں تب بھی ہر احمدی کا وعدہ ڈیوڑھا دوگنا ہو جائے گا۔

چوہدری ضمیر احمد خاں صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن جھنگ اپنی ماہوار آمد پر مع اہل و عیال پچاس فیصدی کا وعدہ ۱۱۹/- کا فرماتے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جماعت موضع جمال پور ضلع نواب شاہ کے چوہدری جمال الدین صاحب نے گذشتہ سال ۱۵۵/۰ ادا کئے تھے اس سال ۵۵/۰ کا اضافہ کر کے ۲۱۰/۰ کا وعدہ فرمایا۔ اور یہ رقم ابتدائے سال میں ہی ادا کرنے کا لکھا ہے۔ یہاں کے عبد الحمید صاحب ولد شاہ محمد صاحب ۴/۶۱ - چوہدری رستم علی صاحب مع اہل و عیال ۸/۹۰ - چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۱۸۰/۰ روپے ادا کر دیئے گئے ہیں۔ یہ سندھ میں زمینداروں کی جماعت ہے اعلان کو خطبہ سنا کر وعدے مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے لئے ہیں۔ آپ اپنے حلقہ میں تحریک جدید کے کام کی طرف بھی توجہ فرماتے رہتے ہیں جس کا شکریہ ہے۔

جماعت پشاور کے قائد خدام الاحمدیہ سال ۲۲ میں ۱۵۲۳/- اور سال ۲۳ میں دفتر دوم میں ۲۸۵۴/۱۲ کے وعدے پہلی لسٹ میں ارسال فرماتے ہیں۔ آپ نے وعدوں کے ساتھ پورے پتہ اور عام طور پر احباب کے اہل و عیال کو شامل کرنے کی بھی کوشش کی ہے جس کے لئے دفتر ان کا شکر گذار ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں خدمت دین کرنے کی شاندار اور زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

مکرم رشید احمد صاحب کمپونڈر بازید خیل نے گذشتہ سال میں ۲۴/- کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس سال میں مع اہلیہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں کہ یہ سال نہایت اہم ہے جس میں بیرونی ممالک کے واقفین اسلام سیکھنے ربوہ تشریف لا رہے ہیں اور بعض ممالک زور سے مبلغوں کا مطالبہ کرتے ہیں اس لئے تحریک جدید کے لئے یہ سال مالی لحاظ سے اہم ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا تمام اخراجات کا بوجھ تحریک جدید کے پاکستانی مجاہدوں کے کندھوں پر ہے محمد نجم خاں صاحب نزد ریلوے اسٹیشن کا وعدہ ۳۰/۰ سے بڑھا کر ۵۱/۰ تک ہو گیا ہے ڈاکٹر فتح دین صاحب مرحوم جو مجسم قربانی تھے ان کے پوتے رشید احمد صاحب نے گذشتہ سال ۲۵/۰ راہ خدا میں دیئے تھے اور اس سال کے لئے وہ ۵۰/۰ روپے اپنے دادا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دیں گے۔

میاں فضل ہادی صاحب رجسٹرار مع اہلیہ صاحبہ نے ۱۲۰/۰ سے اضافہ کر کے ۲۰۰/۰ عطا کرنا ہے۔ سارجنٹ قریشی رشید احمد صاحب نے ۳۰/۰ سے بڑھا کر ۵۰/۰ کا وعدہ فرمایا ہے۔ سودارباب سردار علی صاحب نے بجائے ۱۰/۰ کے ۲۴/- شیخ بشیر الدین و شیخ نور الدین صاحب الیکٹرک نے ۱۲۰/۰ پر ۲۰۰/- کا وعدہ ہے محترمہ اہلیہ صاحبہ اللہ داد صاحب گجرات اپنی طرف سے ۶۳/۸ - اپنے والد مرحوم *

* خان بہادر آصف زمان صاحب اور اپنے خسر سردار محمد ایوب خانصاحب مرحوم کی طرف سے ۳۸/۸ کل ۱۰۲/۰ کا وعدہ پیش حضور کرتی ہیں۔

ابھی کافی جماعتوں کے وعدے آنے والے ہیں۔ اسی طرح اگر احباب نے اضافہ فرمایا اور جیسا کہ سابقہ دستور العمل اور جماعت کی روایات ہیں اور بائیس سالہ تجربہ بتا رہا ہے کہ جماعت کے وعدے ہر سال پہلے سے اضافہ سے ہو جایا کرتے ہیں۔ اے اللہ تو اپنے فضل سے احباب کو توفیق بخش کہ وہ تیرے دین کی اشاعت کے لئے اس سال کی اہمیت کے پیش نظر وہ قربانی کریں جو مومنوں کی شایان شان ہوتی ہے آمین یا رب العالمین۔

وکیل المال تحریک جدید
ربوہ

ہفتہ وعدہ جات تحریک جدید

محترم وکیل المال صاحب کی طرف سے تحریک جدید کی اہمیت اور اس کی عظمت کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات کی وقتاً فوقتاً اشاعت اور خدام الاحمدیہ کے جوان ہمت عہدیداروں کی مساعی کے نتیجہ میں بہت کم ایسے لوگ رہ گئے ہوں گے جو اس مبارک تحریک میں شمولیت سے محروم رہ گئے ہوں۔ تاہم باقی ماندہ دوستوں پر بھی تحریک جدید کی تبلیغ اسلام کے لئے افادیت کی وضاحت کرنے اور انہیں اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کرنے کے لئے امسال ۱۴ سے ۲۱ دسمبر تک وعدوں کا ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جملہ قائدین سے گذارش ہے کہ وہ یہ انتظام کریں کہ اس ہفتہ میں خدام کے وفود سارے شہر میں پھریں اور کوئی خادم ایسا نہ رہنے پائے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔

براہ کرم وعدہ کنندگان کی مکمل فہرست محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید کی خدمت میں بھجوائیں اور اپنی مساعی کے خلاصہ سے شعبہ ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تا کہ کام کرنے والی مجالس اور خدام کے اسماء حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جا سکیں۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین اضلاع لاہور ڈویژن کے لئے ایک ضروری اعلان

تمام قائدین اضلاع لاہور ڈویژن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۲۶/۱۲/۵۶ کو آٹھ بجے شب قائدین اضلاع لاہور ڈویژن کی ایک میٹنگ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے میٹنگ ہال میں ہوگی۔ جس میں آئندہ سال کے لئے قائد علاقہ کا انتخاب ہوگا۔ تمام قائدین اضلاع لاہور ڈویژن کی اس میں حاضری ضروری ہے۔ اس لئے سب دوست تاریخ مقررہ کو ٹھیک وقت پر تشریف لا کر میٹنگ میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کنری میں جلسہ برکات خلافت

مورخہ ۳۰ نومبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب کنری میں جلسہ برکات خلافت منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب ڈویژنل امیر حیدر آباد ڈویژن نے سرانجام دیئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف تلاوت فرما کر اس کی تشریح بیان فرمائی اور بتایا کہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اسی آیت کے ماتحت خلافت پر متمکن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان کو غیر معمولی حالات میں خارق عادت رنگ میں کامیاب فرمایا۔

آپ نے آیت استخلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت سے استدلال فرمایا کہ حضور کے بعد بھی خلافت کا نظام ہی قائم ہونا ضروری تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے عین مطابق جماعت کو خلافت پر مجتمع کر دیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں "مصلح موعود" کی پیشگوئی پر بھی روشنی ڈالی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ قرآن کریم کی اشاعت اور اسلام کی ترقی کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ آپ کی تقریر نہایت دلچسپی اور سکون سے سنی گئی۔

بالآخر صاحب صدر نے حاضرین کے ساتھ دعا فرمائی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت اور کامیاب زندگی کے لئے دعا کی گئی اور جلسہ برخواست ہوا۔

عبد الغفور قطبی سیکرٹری اصلاح و ارشاد کنری سندھ

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی ملک عبد القیوم صاحب لاہور میں تا حال بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ملک اکبر علی نیلنگ روڈ لاہور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

نمبر ۱۳۱۷۶

منکہ مصاحب خاں ولد قیمت علی خاں صاحب

قوم پٹھان پیشہ کاشتکاری عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن موگاؤں۔ ڈاکخانہ تلسی پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۵-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں بحالت تندرستی میری غیر منقولہ جائداد رہائشی مکان اور آٹھ کنٹھ زمین جس کی قیمت ۱۲۰۰/- روپے ہے اس میں سے ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں اور آئندہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں وصیت شدہ رقم کو اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گا اگر نہ کر سکا تو میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ میرے ورثہ سے وصول کرے گی نیز میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد مصاحب خاں ۲/۵/۵۵-۱۷

گواہ شد:۔ محسن خاں دیہاتی مبلغ حلقہ کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ

گواہ شد:۔ انیس الرحمٰن خاں حلقہ کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ۔

نمبر ۱۳۱۸۷

منکہ ساجدہ بیگم زوجہ مظفر خانصاحب

قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۲ ساکن سندہ باری ڈاکخانہ وال دیونگام ضلع اسلام آباد۔ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے نقد ایک سو روپیہ۔ دو درخت اخروٹ جو خاوند کی طرف سے مجھے ملے ہیں۔ مہر میں خاوند کو معاف کر چکی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر آئندہ کوئی جائداد میرے قبضہ میں آئے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا۔ ساجدہ بیگم

گواہ شد عبداللطیف مبلغ سلسلہ احمدیہ سندہ بارہ ریاست کشمیر

گواہ شد:۔ مظفر خاں احمدی ساکن سندہ باری ڈاکخانہ وال دیونگام ضلع اسلام آباد کشمیر۔

نمبر ۱۳۱۸۸

منکہ طاہرہ سلطانہ زوجہ چوہدری سعید احمد صاحب

قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۱۹۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کی تفصیل یہ ہے:

میرا زیور (ہار ایک تولہ۔ بندے ایک تولہ۔ انگوٹھی ۱/۲ تولہ) کل اڑھائی تولہ جس کی قیمت ۲۲۵/- روپے ہے۔ میرا حق مہر مبلغ چار ہزار روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی پیسہ جمع نہیں ہے اور نہ کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں اگر اس کے بعد میں نے کوئی جائداد پیدا کی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی اور میری وفات پر جو بھی جائداد مندرجہ بالا کے علاوہ میری ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر کاربند رہنے کی توفیق دے۔

الامۃ طاہرہ سلطانہ بقلم خود ۵/۵/۱۹۵۵

گواہ شد عبدالقدیر سیکرٹری وصایا قادیان ۵/۵/۱۹۵۵

گواہ شد سعید احمد ولد چوہدری فیض احمد صاحب ساکن قادیان خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۳۱۸۹

منکہ امۃ العزیز بیگم زوجہ حسن محمد صاحب

قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر صوبہ حیدرآباد دکن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر نقدی ۲۰۰/- ہے جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور کل طلائی زیور ۱/۲ ۱۹ تولہ حسب ذیل ہے:۔

کڑے دس تولہ۔ چمپا کلی ۱/۲ ۶ تولہ جھمرا ۲ تولہ کانٹے ۱ تولہ۔ کل طلائی زیور ۱/۲ ۱۹ تولہ جس کی کل قیمت ۱۸۳۳/- روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ چاندی کی چین ۲۰ تولہ جس کی کل قیمت ۱۲/۳۳ روپے بنتی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں گی۔ مندرجہ بالا جائداد کے سوا میری اور کوئی جائداد نہیں اور نہ کوئی آمد ہے۔ آئندہ اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد ہو تو مندرجہ بالا وصیت اس پر بھی لاگو ہوگی۔ اور میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ امۃ العزیز اہلیہ حسن محمد صاحب

گواہ شد حسن محمد سیکرٹری مال چنتہ کنٹہ۔

گواہ شد:۔ محمد اعظم۔

گواہ شد بشیر احمد خادم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد۔

گواہ شد:۔ عبدالرحیم مکانہ انسپکٹر بیت المال حیدرآباد دکن ۲۸/۶/۵۵

نمبر ۱۳۱۹۰

منکہ سید عبدالرحمٰن ولد سید داود صاحب

قوم سید پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۲۰ دسمبر ۱۹۵۲ء ساکن ارکیرہ ڈاکخانہ ارکیرہ ضلع دیودرگ ضلع رائچور صوبہ دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد بصورت غیر منقولہ اراضیات سروے نمبرات۔

۱ ۱۶۷/۱ خشکی موازی ۲۹ ایکڑ ۱۹ گنٹہ رقمی ۱۶ آنہ صحرا ارکیرہ موضع مذکور منسوبہ

۲ ۱۶۷/۲ تری موازی ۳ ایکڑ ۳ گنٹہ رقمی ۱۴ روپیہ " " "

۳ ۱۶۷/۳ تری موازی ایک ایکڑ ۲۰ گنٹہ ۹ روپیہ آٹھ آنے " "

۴ ۱۶۷/۴ تری موازی ایک ایکڑ ۷ گنٹہ رقمی ۶ روپیہ " "

مذکور بالا نمبرات میں دو باولیاں ہیں۔ جملہ غیر منقولہ اراضیات کی مالیت تقریباً ۴ ہزار بحرف چار ہزار روپیہ سکہ ہند ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر لوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس کی پیداوار پر ہی میرا گزارہ ہے۔ اور کسی قسم کی ماہوار آمد نہیں ہے۔ پیداوار کا دسواں حصہ فصل کے آنے پر صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کروں گا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

فقط المرقوم ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء بروز جمعہ

العبد:۔ سید عبدالرحمٰن احمدی ارکیرہ تعلقہ دیودرگ۔

گواہ شد:۔ محمد عبدالرحیم سیکرٹری مال۔

گواہ شد:۔ محمد عبدالحلیم سیکرٹری تبلیغ

گواہ شد:۔ محمد عبدالکریم سیکرٹری تعلیم و تربیت

اعانت الفضل

(۱) سیدہ لمینت جواد صاحبہ سیالکوٹ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ ان کے دئے ہوئے پتہ پر خطبہ نمبر جاری کر دیا گیا ہے۔

(۲) عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹی مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۳) محمد اقبال حسین صاحب سبحانیہ ہائی سکول چک نمبر ۸ ضلع لائلپور نے مبلغ دو روپے ۲/- بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۴) محمد عمر صاحب کراچی نے مبلغ تین روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ ان کی طرف سے مستحقین کے نام پر چے جاری کر دئے جائیں گے۔

(۵) چوہدری رشید احمد صاحب ریڈر کا بالا سرگودھا نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

دنیا کی سب سے متمدن جماعت کا تقویٰ پر مبنی فیصلہ
(بقیہ صفحہ اوّل)

رپورٹ کرے تاکہ مزید کارروائی کی جا سکے" اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اراکین بورڈ کے دلوں میں اس مینجر کے متعلق علیحدگی سے زیادہ کوئی مزید کارروائی کرنے کا بھی خیال موجود ہے۔ یعنی الزامات کچھ اس قسم کے سنگین اور خطرناک ہیں کہ صرف کام سے علیحدگی اس کے لئے ناکافی سزا ہے ابھی اس کے لئے مزید اشتعالیں موجود ہیں۔ اسی لئے اس کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ ملتان آکر رپورٹ کرے۔

۳۔ اسی صفحہ پر میاں فاروق احمد صاحب سے منسوب بیان میں یہ الفاظ درج کئے ہیں لیکن انہوں نے (مینجر ناقل) وہاں باضابطہ چارج نہ دیا اور نہ ملتان حاضر ہوئے اور چارج نہ دینے کا یہ عذر کیا کہ اس کی زندگی خطرہ میں ہے" ان الفاظ سے صاف مترشح ہے کہ مینجر نے دانستہ نہ تو نئے مینجر کو چارج دیا نہ وہ خود ملتان حاضر ہوا اور یہ کہ اس کی وجہ یہ ظاہر کرنا کہ "اس کی زندگی خطرہ میں ہے"۔ محض ایک عذر ہے۔ اس سے بھی خود مینجر کی قلبی کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور بورڈ پر اس کا جو اثر ہے وہ ظاہر ہے۔

۴۔ اس کے بعد اچانک "کانٹا" بدل جاتا ہے اور ابھی ابھی جو مینجر بد دیانت اور خائن ثابت ہو رہا تھا محض نااہل رہ گیا ہے اور صرف تعمیل حکم نہ کرنے کی وجہ سے اس کو برخاست کیا جا رہا ہے۔

اس کے بعد بورڈ نے یہ فیصلہ کیا کہ اوکاڑہ میں مینجر کی نااہلی ثابت ہونے اور تعمیل حکم نہ کرنے کی وجہ سے ان کو ڈسمس کیا جائے"۔ عبارت کی بے ترتیبی لکھنے والوں کے توازنِ دماغی کا پتہ دیتی ہے۔

۵۔ اس کے بعد بورڈ مینجر کے غبن کے متعلق حالت تذبذب میں آ جاتا ہے اب اسے مکمل حسابات کی پڑتال چاہیئے۔ مینجر کے متعلق مقدمہ کا خیال اس کے دماغ میں موجود ہے مگر اس کی کامیابی کو مشکوک کر دیتا ہے۔ اب اسے مجلس منتظمہ سے جنوری ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۶ء تک کے حسابات چاہئیں تاکہ وہ مینجر کی تحقیقات نہ کرے۔ بلکہ تمام مجلس منتظمہ اور مجلس معتمدین اس کی تحقیقات کی لپیٹ میں آ جائیں جن کے خلاف نہ کوئی الزام ہے نہ کوئی امر متنازعہ!

۶۔ ان تمام الزامات کے ثبوت اور ایک گونہ سزا تجویز کر دینے کے بعد اب مینجر صاحب کی وکالت شروع ہو گئی ہے۔ اور اس کی مدافعت میں متعدد قانونی نکات سمجھائے گئے۔ اس کی اگلی عبارت جو اس صفحہ پہ درج ہے کسی قابل وکیل کی تجویز کردہ معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے "میاں فاروق احمد صاحب نے مزید کہا کہ رجسٹرات اجناس کو چیک کرنے پر بورڈ کی رائے میں اس وقت تک کمی کے متعلق جو اندازہ لگایا گیا ہے وہ دو ہزار روپے کی رقم سے متجاوز نہیں اور اس کے علاوہ رجسٹرات میں کچھ اجناس زائد بھی ملتی ہیں۔ عبدالعزیز سابق مینجر نے کمی اجناس کی وجوہات یہ زبانی بیان کیں۔ اولاً کسی نے اکوشاک کا چارج اور قبضہ لیتے وقت نہ دیا تھا اور اس نے یہ بھی کہا کہ ممکن ہے یہ کمی میرے چارج لینے سے پہلے وقت کی ہو اور مزید کہا کہ قدرتی سوکھ بھی اس کمی کا باعث ہو سکتی ہے" اس مدافعت کے بعد شیخ عبدالعزیز کے خلاف کیا مقدمہ رہ جاتا ہے؟ اس وکیلانہ نکتہ نوازی نے ایک بات تو یہ بتلائی کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام میں دو ہزار سے کم کوئی غبن نہیں اور یہ بھی بتایا کہ چارج لیتے وقت تو کوئی اعتراض نہ کیا جائے۔ لیکن اگر اجناس میں کمی اگرچہ بد دیانتی کی وجہ سے ہو تو پورے اڑھائی سال بعد یہ کہہ دیا جائے کہ مجھے چارج میں پوری اجناس نہ دی گئیں۔ اگرچہ وہ اجناس دو سال قبل بیچی جا چکی ہیں۔ یہ مدافعت خواہ کتنی مہمل کیوں نہ ہو بہرحال کسی وکیل کے دماغ کی اختراع ہے اور پھر یہ کم بخت اجناس اس مینجر کے ہاتھ میں کچھ ایسی بد طینت ہو گئی ہیں کہ انہوں نے اس طرح سوکھنا شروع کر دیا ہے کہ دو ہزار کی کمی واقع ہو گئی ہے۔

ہم قارئین کو تحقیقاتی کمیٹی کے اراکین سے روشناس کراتے ہیں۔ اس کے تین ممبران ہیں (۱) خواجہ نذیر احمد صاحب (۲) پروفیسر عنایت علی خان صاحب سیکرٹری (۳) اور میاں غلام حیدر صاحب۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ میاں غلام حیدر صاحب کی جگہ خود شیخ عبدالعزیز سابق مینجر اوکاڑہ کو مقرر کر دیا جائے۔ تاکہ یہ تحقیقاتی بورڈ صادق ہو جائے۔

آہ ہمارا انتظام جماعت کیا سے کیا ہو گیا۔ ہم حضرت امیرؒ مرحوم کو یاد کرتے ہیں اور خون کے آنسو روتے ہیں اور اقبال کے ساتھ مل کر یوں نوحہ خواں ہیں ؎

روئے اب دل کھول کر اے دیدۂ خوننابہ بار
وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

غلام سرور خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی بہاءالدین و ممبر مجلس معتمدین

فضل الرحمٰن قمر۔ محمد شفیع علوی

مرزا نصیر بیگ سیکرٹری جماعت احمدی منڈی بہاؤالدین